بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۶ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۴ شہادت ۱۳۵۸ھش ۔ ۱۴ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۸۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے

خدا کا خوف ہر وقت رہنا چاہیئے ہر کام سے پہلے سوچو اور دیکھو اس سے خدا راضی ہوگا یا ناراض

"استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔

جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور رجوع برحمت فرماتا ہے، اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے اس لئے تم بھی اب وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ جسم میں درد ہے ویسے عام طبیعت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے امام آخر الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف تحریرات کی رُو سے سورۃ النساء کی آیات ۱۱۱ تا ۱۱۳ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ...... الخ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے گناہ کی ماہیت اور اس کے فلاسفی پر روشنی ڈال کر بعض ایسے احکام بیان فرمائے ہیں جن پر عمل پیرا (باقی صفحہ پر)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاح کی مبارک تقریب

ربوہ ۔۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ ماہ شہادت ۱۳۵۸ ہجری شمسی مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید کے فرزند مرزا خالد تسلیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ المومن حنا بیگم سلمہا کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے نواسے ہیں۔ اسی طرح عزیزہ امۃ المومن حنا بیگم صاحبہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کی نواسی ہیں۔

اعلانِ نکاح سے قبل حضور نے ایک پُرمعارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اور نکاح کا اعلان فرمانے کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور جملہ دیگر احباب جو بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے شریک ہوئے۔

ادارۂ الفضل نکاح کی اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور آپ کی (باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۶ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۱۴ شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعِ ضدّین اور اس کی ہلاکت آفرینی

انفاق فی سبیل اللہ کی عظیم الشان برکات اور اس کے اُن طیّب و شیریں ثمرات کے باوجود جن کا سلسلہ اگلے جہان میں بھی چلتا چلا جائے گا اور کبھی ختم نہیں ہوگا لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے کے بارہ میں تنگ دلی اور بخل کا کیوں مظاہرہ کرتے ہیں ؟ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان کی ہے کہ ایسے بخیل ، تنگ دل اور انتہائی خودغرض لوگ دنیا اور اس کی زینتوں اور عیش و عشرت کے سامانوں میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ انہیں آخرت اور وہاں کی دائمی خوشحالی کا بھولے سے بھی خیال نہیں آتا ۔ وہ اپنے نفس کی آسودگی اور اس کے آرام پر تو بے دریغ پیسہ لُٹاتے چلے جاتے ہیں لیکن خدا کی راہ میں ایک پیسہ دینا بھی انہیں دوبھر معلوم ہوتا ہے ۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید میں جہاں ایسے لوگوں پر وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فرما کر افسوس کا اظہار کیا ہے وہاں ساتھ ہی ان پر ان کی بے وقوفی اور عاقبت نااندیشی واضح کرنے کے لئے انہیں ایک زبردست انتباہ بھی کیا ہے اور اس طرح انہیں خبردار فرمایا ہے کہ وہ جس روش پر چل رہے ہیں اس کا انجام حسرت اور نامرادی کے سوا اور کچھ نہیں ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں متنبہ کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ (الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ :- اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے ۔ اس (یعنی دنیا کی زندگی) کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمینداروں کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اُس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے ۔ پھر (اس کے بعد) وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (ایسے دنیاداروں کے لئے) سخت عذاب مقرر ہے ۔ اور بعض کے لئے (جو دنیا کی زندگی سے دل نہیں لگاتے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے ۔ اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے ۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو آخرت میں عذابِ شدید سے ڈرایا ہے یہ وہی لوگ ہیں جو اس فانی دنیا کے لہو و لعب اور عیش و آرام کے دلدادہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرنے میں انتہائی بخل سے کام لیتے ہیں اور جن لوگوں کو اُس نے مغفرت اور رضائے الٰہی کی بشارت سے نوازا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کو اس فانی دنیا اور اس کے فانی عیش و آرام پر لُٹانے کی بجائے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور شرح صدر سے خرچ کرتے ہیں کیونکہ ان کے دل بخل سے یکسر پاک ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ میں چند آیات کے بعد دنیا کے عیش و آرام پر بے دریغ پیسہ لُٹانے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل سے کام لینے والوں کو مزید انتباہ کرتے ہوئے فرمایا :-

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ○ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ (الحدید آیت ۲۵)

ترجمہ :- (دنیوی اموال میں سے) جو اللہ نے تم کو عطا کیا ہے اُس پر (بلاوجہ) نہ اتراؤ ۔ اور اللہ ہر متکبر اور شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا ۔ یہ (اکڑباز اور شیخی خورے وہ) لوگ ہیں جو (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے) خود بھی بخل سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کا حکم دیتے ہیں ۔ اور جو شخص (اس کی راہ میں خرچ کرنے سے) رُوگردان ہو تو وہ یاد رکھے اللہ حقیقی بے نیاز اور حقیقی تعریف کا مستحق ہے ۔

پس اپنے ظاہری آرام و آسائش پر بے دریغ پیسہ لُٹانے کی عادت انسان کو اِس لحاظ سے بخیل بنانے کا موجب بنتی ہے کہ اُس کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کرنا دوبھر معلوم ہونے لگتا ہے ۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جاتی ہیں اور وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق قرار پاتا ہے ۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں نفسانیت کو اس کے ہر ایک پہلو سے ترک کرنے اور دنیا کے آراموں میں حد درجہ استغراق سے مجتنب رہنے کی تعلیم دی ہے اور اس ضمن میں فرمایا ہے :-

"تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اُس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا ۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اِن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں ۔ . . . خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے ۔ بدکار اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ، متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ، ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ، خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ۔ وہ جو دنیا پر کتّوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ۔"

(کشتی نوح)

الغرض جو لوگ اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کے لئے تو بے دریغ پیسہ خرچ کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں پیسہ خرچ کرنے میں تنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کے وجود ایک طرف شاہ خرچی اور دوسری طرف انتہائی بخل کی وجہ سے اجتماعِ ضدّین کے آئینہ دار ہوتے ہیں وہ اجتماعِ ضدّین انہیں لے ڈوبتا ہے ۔ عافیت کی راہ یہی ہے کہ انسان دنیا کمانے کے باوجود دنیا سے دل برداشتہ رہے اور انفاق فی سبیل اللہ میں ہرگز بخل سے کام نہ لے ۔ یہی وہ طریق ہے جس پر گامزن ہو کر وہ اجتماعِ ضدّین اور اس کی ہلاکت آفرینی سے محفوظ ہو سکتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال مقام

(مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم ۔ اے امیر جماعت و مبلغ انچارج جزائر فجی)

[یہ تقریر ریڈیو فجی سے یوم میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں مورخہ ۹ فروری ۱۹۷۹ء کو نو بجے شام قومی خبروں کے معاً بعد نشر کی گئی۔]

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

(سورہ توبہ آیت ۱۸۲)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سامعین کرام! چاند کے حساب سے آج سے ۱۴۵۳ سال قبل اور سورج کے لحاظ سے ۱۴۱۱ سال قبل ہمارے پیارے نبی سرور کائنات، فخر موجودات، سید ولد آدم سید الاولین والآخرین۔ سید الانبیاء والمرسلین "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار" صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

بائیبل میں آپؐ کے ظہور کی پیشگوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ استثناء ۳۳/۲ میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

"فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔"

اس پیشگوئی کے عین مطابق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فاران کی چوٹیوں پر سے مکہ معظمہ میں جلوہ گر ہوئے۔ فتح مکہ کے وقت دس ہزار صحابہ آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے پُرجلال شریعت بھی عطا کی ہے۔

بائیبل غزل الغزلات ۵/۱۶ عبرانی نسخہ میں ادب سے آپ کا نام "محمدیم" بیان کیا گیا ہے۔ اس کے عین مطابق آپ کی پیدائش پر آپ کا نام "محمد" رکھا گیا۔ جس کے لفظی معنے ہیں۔

"جس کی بے انتہا تعریف کی گئی"

آپؐ کے نام نامی میں یہ پیشگوئی تھی کہ آپؐ کی بے انتہا تعریف کی جائے گی۔ اس پیشگوئی کے عین مطابق گزشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں ہر زمانہ اور ہر علاقہ میں آپؐ کے عشاق اور عشاق اور حامدین پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے رنگ میں آپؐ کی تعریفیں اور خوبیاں بیان کیں۔ مگر ان عشاق اور حامدین میں سے ایک وجود ایسا بھی ہونا تھا جس نے سب سے بڑھ کر آپؐ کی تعریف کر کے احمد ہونا تھا جو اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور فرزند جلیل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ آپ نے آپؐ کی تعریف میں فرمایا ہے۔

"جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۲)

مظہر اتم الوہیت

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عالی مقام اس قدر بلند ہے کہ اسے ایک مثال سے سمجھایا جا سکتا ہے۔ ایک لوہے کو آگ میں ڈالا جائے تو تھوڑی دیر کے بعد وہ لوہا آگ کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی محبت وعشق کی آگ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود کو اس طرح ڈالا کہ آپ کی ذات مبارک میں الٰہی رنگ نظر آنے لگا۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی صفات میں سے رءوف و رحیم ہی کے مظہر نہیں بلکہ آپ خدا تعالےٰ کی تمام صفات حسنہ کے مظہر یعنی مظہر اتم الوہیت بن گئے۔ اس عالی مقام کو حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵)

اسی اعلیٰ روحانی مقام کو آپ نے ان اشعار میں بیان فرمایا ہے ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکر او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم
بوئے محبوبِ حقیقی می دمد زاں روئے پاک
ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم

؎ وجہ المہیمن ظاہر فی وجہہ
وشئونہ لمعت بہذا الشان

؎ محمدؐ عربی بادشاہِ ہر دو سرا
کرے ہے روح قدس جسکے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اسکے مرتبہ دانی میں ہے خدادانی

زندہ نبی اور زندہ رسول

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک فضیلت یہ بیان فرمائی ہے کہ آپؐ تمام انبیاء اور رسولوں میں سے روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روحانی نعمتوں کو بند کرنے کے لئے نہیں آئے۔ بلکہ کھولنے کے لئے آئے ہیں جو شخص بھی آپؐ کی سچی پیروی کرے گا وہ خدا تعالےٰ کا محبوب ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ اپنے محبوب سے کلام کرتا ہے۔ اس کو وحی و الہام سے آئندہ زمانے کی خبریں عطا کرتا ہے۔ اس کے ہاتھ پر نشانات اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں اور اس کی دعائیں بکثرت قبول ہوتی ہیں۔ گزشتہ چودہ سو سال کے عرصہ میں ہر زمانہ میں اور ہر علاقہ میں ہزارہا اور ہزاروں ایسے پاکباز وجود ہوئے جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہوئی اور انہیں روحانی نعمتیں حاصل ہوئیں اور اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کی محبت اور برکت سے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کو بکثرت روحانی نعمتوں سے نوازا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روحانی فیض رسانی کے لحاظ سے تمام انبیاء کے مقابلہ میں زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے:۔

"ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب ص ۹)

ایسا ہی آپ نے فرمایا ہے۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ظل ہے۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۹-۲۰)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبی کسی نے آپؐ کی کالی زلفوں میں دیکھی اور کسی نے آپ کی کالی کملی میں۔ مگر ہم احمدی مسلمانوں کے نزدیک آپ کے اعلیٰ اخلاق و اوصاف وہ خوبیاں ہیں۔ ایک غیر کے دل پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ آپ کے اخلاق و اوصاف حسنہ کو اس زمانہ میں عرب کی وحشی اور غیر متمدن ہر طرح کی خرابیوں میں غرق، گویا جیسی قوم کے پس منظر میں دیکھنا چاہیئے ایسے گندے ماحول میں پیدا ہونے کے

باوجود آپ کے اخلاق واوصاف کا یہ حال تھا کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور کبھی امانت میں خیانت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دو افراد نے نہیں بلکہ ساری قوم نے آپکو امین وصدوق کا خطاب دیا۔ جب آپ پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کی اہلیہ حضرت خدیجہؓ نے آپ کے متعلق یہ گواہی دی کہ آپ رشتہ داریوں کو قائم کرتے ہیں انہیں جوڑتے ہیں توڑتے نہیں۔ بوجھ تلے دبے ہوؤں کی آپ مدد فرماتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور وہ اعلیٰ اخلاق جو عرب سے ناپید ہو چکے تھے۔ آپ ان کو از سرِ نو زندہ کرتے ہیں۔ شاہ روم کے دربار میں ابوسفیان جبکہ ایک شدید مخالف تھا نے یہ گواہی دی کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کبھی امانت میں خیانت نہیں کی۔ کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ اس پر شاہ روم نے جو عیسائی بادشاہ تھا بے اختیار کہا۔ کہ خدا تعالیٰ کے نبی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ آپ مشکلات اور تکالیف سے کبھی گھبراتے نہیں تھے۔ خدا تعالیٰ پر آپ کو کامل یقین اور بھروسہ تھا۔ غیر اللہ کے سامنے آپ کبھی سر نہیں جھکاتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرتے تھے جس کے نتیجہ میں خدا نے قدم قدم پر اور ہر میدان میں آپ کو کامیابیاں اور فتوحات عطا فرمائیں۔

ان فتوحات اور کامیابیوں پر آپ کے دل میں کبھی تکبر اور فخر پیدا نہیں ہوا بلکہ ایسے موقعوں پر بھی خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے۔ تکبر کی بجائے خاکساری اور مسکینی اور عاجزی کی راہوں کو اختیار کرنا آپ کا طریق تھا۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہہ کر آپ نے انسانیت کا شرف بلند کیا۔ کہ میں بھی تمہارے جیسا ایک انسان ہوں۔ آپ خدا تعالیٰ کی محبت وعشق میں عبادات اور دعاؤں میں اس طرح لگے رہتے کہ مخالف بھی کہہ اٹھے کہ

عشق محمد علیٰ ربّہٖ

کہ محمدؐ تو اپنے رب کا عاشق ہو گیا۔

آپ خدا تعالیٰ سے عشق و محبت میں دنیاوی تعلقات اور رشتہ داریوں کو بھی قائم رکھتے۔ آپ اپنی بیویوں بچوں، رشتہ داروں دوستوں، نوکروں، مزدوروں اور غلاموں سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔

دشمنوں سے اچھا سلوک مشکل ہوتا ہے مگر آپ نے دشمنوں سے بھی نہایت اچھا اور بے مثال سلوک کیا۔ وہ قوم جس نے مکہ میں مسلسل تیرہ سالوں تک آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو شدید دکھ دیئے۔

جب آپ نے مکہ کو بائبل کی پیشگوئی کے مطابق دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فتح کیا۔ تو آپ نے ان جانی دشمنوں کو نہ صرف معاف کیا بلکہ یہ بھی دعا دی کہ خدا تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کرے اور تم پر رحم بھی فرمائے۔ ایک شدید دشمن مفتوح قوم کے ساتھ آپ کا یہ سلوک یقیناً بے مثال ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غیر معمولی اخلاق اور اوصاف حسنہ کا یہ نتیجہ ہے کہ عرب کی وحشی قوم جو کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہ تھی وہ آپ کی اس قدر گرویدہ ہوئی کہ جنگ بدر کے موقعہ پر صحابہ کرامؓ نے غیر معمولی اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم اصحاب موسیٰ کی طرح نہیں کہ کہیں کہ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو۔ اور ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم حضور آپ کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے۔ آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے۔

صحابہ کرامؓ نے جو کچھ کہا سچ کر دکھایا وہ بکروں کی طرح قربان ہوئے اور ان کے خون سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو آپ کی زندگی میں وہ کامیابی عطا کی جو کسی اور کو نہیں مل سکی۔ جس کا اقرار حال ہی میں

The Greatest 100 in History

نامی کتاب میں امریکہ کے

MECHAEL HART

نے بھی کیا ہے کہ دنیا کی سو اہم ہستیوں میں سے یہ شرف صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ آپ نے یکہ و تنہا اپنی زندگی میں مذہبی اور دنیاوی لحاظ سے اپنا نظام قائم کر دکھایا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا یہ پہلو بھی قابل ذکر ہے کہ آپ نے ہر انسان کے لئے مذہبی آزادی کے حق کو تسلیم کر کے یہ اعلان کیا کہ

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

یعنی دین کے بارے میں ہرگز کسی پر زبردستی نہیں کی جائے گی۔

آپ نے مذہبی رواداری میں کمال نمونہ دکھایا ہے۔ آپ کی مسجد میں نجران کے عیسائی بحث کے لئے آئے۔ آپ نے انہیں ایک تنگ نظر ملّا کی طرح گالیاں دے کر باہر نہیں نکالا۔ بلکہ آپ نے ان سے یہاں تک اچھا سلوک کیا۔ کہ عیسائیوں کو کہا کہ تم ہماری مسجد میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کر سکتے ہو

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات

حضرت اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کس قدر عظیم احسان ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی تعلیم

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا
خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

اور

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

کو پیش کر کے تمام مذاہب کے بزرگوں کو سچا قرار دیا۔ جس کے مطابق ہم احمدی مسلمان جس طرح حضرت موسیٰ حضرت مسیحؑ اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کے سچے نبی و رسول مانتے ہیں۔ اسی طرح حضرت امام چندر، حضرت کرشن۔ حضرت زرتشت۔ حضرت بدھ رحمۃ اللہ علیہم کو بھی خدا تعالیٰ کے پاک اور سچے بزرگ مانتے ہیں۔ لیکن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیاری تعلیم دے کر تمام اہل مذاہب کے درمیان مذہبی رواداری کا ماحول پیدا کر کے سب کو بھائی بھائی بنا دیا ہے۔

آپ کے کارنامے

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ایک انسان کو دوسرے انسان کی غلامی سے اور ایک انسان کو شیطان کی غلامی سے آزاد کر کے اسے خدا تعالیٰ کا عبد اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا دیا۔ گویا ایک انسان کو فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا۔ حضرت زیدؓ ایک حبشی غلام تھے۔ آپ کی بیوی حضرت خدیجہؓ نے جب اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے اسے آزاد کر دیا۔ اور اس غلام پر اس قدر احسان کیا۔ کہ اپنے چچا حمزہؓ کا اس کو بھائی بنا دیا۔ پھر اپنی خالہ زاد بہن حضرت زینب سے اس کی شادی کرا دی۔ تو سرایا (یعنی ایسی جنگوں میں جنہیں حضورؐ خود شامل نہ ہوئے) میں اسی غلام کو سردار بنایا۔ اور جنگ موتہ میں حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی موجودگی میں اسی غلام کو کمانڈر انچیف بنا دیا۔ یہی نہیں بلکہ زید کے لڑکے اسامہ سے بھی اس قدر پیار کیا۔ کہ اپنی ایک ران پر پیار سے حضرت حسنؓ کو بٹھاتے تو دوسری پر اسامہ کو اور اسی غلام ابن غلام یعنی اسامہ کو بڑا ہونے پر تیس ہزار کے لشکر کا سردار بنا دیا۔ کون ہے دنیا کا مصلح اور نبی جس نے میرے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا سلوک کسی غلام اور ابن غلام سے کیا ہو۔

ایک اور غلام کا حال سن لیجئے! جس کا نام بلال ہے۔ وہ کالے رنگ کا حبشی اس کے موٹے موٹے ہونٹ۔ یہ افریقہ کا باشندہ تھا۔ جہاں سے ہمارے فجی کے مقامی کائیوتی بھائی ہیں۔ یہ بھی افریقہ کے کسی ملک سے یہاں آئے ہیں۔ یہ بنی اسرائیل سے ہرگز نہیں۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

میں تو صرف بنی اسرائیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (متی 15/24)

افریقہ کی اس نسل کو پیار اور برکت میرے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اس قوم کا ایک نمائندہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو حضور فرماتے۔

جاء سیدنا بلال جاء
سیدنا بلال

یعنی بلالؓ ہمارے سردار ہیں جو ہمارے پاس آئے ہیں۔

فجی میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کی مناسبت سے نسر وانگا کے مقام پر جماعت احمدیہ کی جو ساتویں مسجد تعمیر ہوئی ہے اس کا نام بھی حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے "مسجد بلال" رکھا ہے۔

اگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی یہ قوم اسلام قبول کر لے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو سرداری عطا کی ہے۔ ان کی سرداری کو کوئی شخص نہیں چھین سکتا۔ اور نہ ہی فجی میں ان کی سرداری کو چھیننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ آپ نے سوسائٹی میں نچلے طبقہ کو اٹھایا ہے۔ اور آپ پر دائمی شریعت کی جو کتاب قرآن مجید نازل ہوئی ہے اس میں بھی پیشگوئی درج ہے۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ
عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ
اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَحْذَرُوْنَ

(سورۃ القصص آیت 6-7)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شفیقؔ - جو واقعی شفیق تھا!

مکرم حسن محمد خان صاحب عارفؔ نائب وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ

۱۹۶۴ء میں تعلیم الاسلام کالج کی عربی ایم اے کی پہلی کلاس پہلی بار یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہو رہی تھی۔ میں بھی اسی جماعت کا ایک طالب علم تھا۔ ہمارے کورس میں مصر کے مشہور ادیب ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا ایک ناول "الایام" تھا۔ مجھے باوجود کوشش کے اس نامور ادیب کے حالات زندگی نہ مل سکے تھے۔ یونہی باتوں باتوں میں برسبیل تذکرہ کسی دوست نے کہا کہ جامعہ احمدیہ کا ایک لڑکا شفیق قیصر ہے اس سے بات کریں تو وہ شاید رہنمائی کرے۔ میں جامعہ پہنچا اور تلاش کر کے شفیق قیصر سے ملا۔ پتلا دبلا۔ عینک لگی ہوئی۔ ضرورت سے زیادہ سادگی۔ میری نگاہوں میں کچھ جچا نہیں۔ میں نے سمجھا کہ یہ غریب میری ضرورت کہاں سے پوری کر سکے گا؟ حرف مدعا عرض کیا تو جھٹ کہنے لگے کہ "المعارف" بیں اس کے دو شماروں میں مضمون چھپا تھا۔ وہ دیکھ لیں۔ میں نے کہا۔ یہ انڈیا کا رسالہ میں کہاں سے لاؤں گا؟ کہنے لگے میرے پاس ہے مجھ سے لے لیں۔ میں نے جھٹ کہا کہ جہاں فرمائیں میں حاضر ہو جاؤں اور لے لوں تو ہنس کر کہا کہ "میں خود آپ کے گھر پہنچا دوں گا۔"

اللہ جانے میرے گھر کا انہیں کیسے علم تھا شام کو وہ دونوں رسالے میرے گھر تھے۔ پھر ایک مرتبہ اور کسی کتاب کی ضرورت ہوئی تو پھر شفیق قیصر کو تلاش کیا اور وہ کتاب چند گھنٹوں میں گھر پہنچ گئی نہ صرف یہ کہ کتاب میرے گھر پہنچ گئی بلکہ یہ کہ جب میری ضرورت ختم ہو گئی تو خود اسے لینے کے لئے یہ نوجوان میرے گھر پر آیا اور لے گیا۔ اور میں اس کے احسان کا زیر بار بھی ہوا اور اپنے دل میں نادم بھی۔ پھر جامعہ سے فراغت کا زمانہ آیا تو اس زمانہ میں جامعہ کے فاضل نصف انجمن کو ملتے اور نصف تحریک جدید کو۔ شفیق کا قرعہ تحریک کے نام پڑا اور ان کی تعیناتی وکالت تبشیر میں ہی ہو گئی یہاں ان سے بھرپور واقفیت ہوئی۔ ان کے گنوں کا پتہ چلا۔ ان کے تبحر علمی کا راز کھلا۔ ہر دلعزیز لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ وہ شفیق کی ذات میں دیکھا۔ بھاری بھی ذمہ داریاں کیسے نبھائی جاتی ہیں۔ قیصر نے نبھا کر دکھا دیں۔ راز کو راز رکھنا کوئی شفیق سے سیکھتا۔ اپنے چھوٹے سے چھوٹے دوست کا دل کیسے رکھا جاتا ہے۔ شفیق سے بہتر شاید ہی کسی کو آتا ہو۔ لکھائی اور چھپائی کے فن کی شاید ہی کوئی باریکی شفیق کی نظروں سے اوجھل رہی ہو۔ چند صفحات ہوں یا ۱۵ سو صفحات کی ضخیم کتاب۔ بس شفیق اس کا حساب گھنٹوں میں نہیں منٹوں میں بتا دے گا۔ اور کئی پریس گنوا دے گا۔ جہاں اچھے سے اچھا اور مناسب داموں آپ کا کام ہو جائے۔ پریس والوں کے ناز نخرے سہنے اور پھر ان سے کام لینے اور ٹھونک کر کام لینے میں شفیق کا ثانی کہاں سے آئے گا اور اب اگر اس فہرست کو طویل کر دوں تو کچھ کہا نہیں گیا۔

کہا سمجھیں یارا۔ نیں بیاں کا رسیا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے کہہ دیا کہ بھائی! لاہور سے آتے ہوئے میرے لئے چھالیہ لیتے آنا تو ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو جب لاہور جاؤں تو ہر بار لیتا آؤں۔ میں نے جواب میں کہا ہر بار نہیں مہینہ میں ایک بار ضرور لے آیا کریں۔ میں یہ بات کن لفظوں میں لکھوں کہ شفیق نے اس وعدہ کو ایسا نبھایا کہ مجھے اس کے پاس اپنی ندامت کا اظہار کرنا پڑا کہ یار اتنی چھوٹی سی چیز اور تم ہو کہ اٹھائے لئے چلے آرہے ہو۔ مسکرا دیئے اور کہنے لگے کہ یہ آپ کے ذکر کی بات ہی نہیں۔ میں جانوں اور میرا کام اور حق رفاقت دم واپسیں تک نبھایا اور ناغہ نہیں ہونے دیا۔

ایک مرتبہ ان کے ساتھ کام کرنے والے کارکن کے بارہ میں کچھ شکوہ پیدا ہوا وہ نوجوان کچھ لاابالی تھا۔ کچھ بے پروا اور کچھ عدم تعاون کرنے والا تھا۔ مجھ سے ذکر ہوا تو میں نے مشورہ دیا کہ آپ کا کام بہت اہم ہے۔ ہزاروں لاکھوں کا لین دین ہے آپ اسے واپس کر کے کسی ذمہ دار کارکن کا مطالبہ کریں۔ کہنے لگے۔ یہ نہیں ہوگا۔ میں خود ہی سارا کام کر لیتا ہوں ایسا نہ ہو کہ اس کی ملازمت پر حرف آئے اور مجھ سے کہا کہ اس کا تذکرہ کسی سے کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ ایسے شفیق کی شفقت اب کہاں سے واپس لاؤں؟

علمی میدان میں مجھے کوئی زیادہ مقام حاصل نہیں لیکن کبھی کبھار کسی حوالہ کی ضرورت پڑی تو مجھے یہ کہتے میں ذرا بھی جھجک نہیں کہ شاید ہی کوئی موقعہ ایسا آیا ہو کہ شفیق سے چوک ہوئی ہو۔ خدا جانے یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا حافظ تھا یا اس کے پاس کوئی ایسی زنبیل تھی جس میں ہر حوالہ تیار اور جب چاہا نکال لیا۔

ایک دفعہ ایک جلسہ کے موقعہ پر ایک دوست نے کہہ دیا کہ شفیق صاحب فلاں موضوع پر تقریر کرنا ہے وہ لکھ دو۔ ذرا سوچ کر دیکھیں کہ جس کام کے لئے ہفتوں تیاری کی ضرورت ہوتی ہے آپ نے تین چار دن کے اندر ۲۵ صفحات لکھ لکھا حوالے کئے۔ اور یہ جا اور وہ جا۔ وکالت تبشیر میں قدم قدم پر مختلف کتب کے حوالوں کی روز ضرورت پڑتی تھی بس شفیق کلید کتب تھی اور احمدیہ کتب کی ہی کلید نہیں بلکہ دیگر کتب کا ذخیرہ بھی دماغ میں ٹھنسا ہوا تھا۔ بٹن دبائو اور شفیق کے دماغ میں سے حوالہ نکال لو۔

وکالت تبشیر میں لاکھوں کی کتب کا چھپوانا۔ لکھوانا۔ کاغذ۔ پریس۔ آفسٹ۔ بلاک۔ آرٹ پیپر یا جلد بندی کا خریدی غرض عند اسلام کی کچھ گرکو دلفندہ۔ بس شفیق کے ناخنوں میں ہر چیز موجود۔ آر سیکو جو ہمارا انگریزی پریس ہے آپ اس کے ڈائرکٹر بھی تھے۔ قرآن پبلیکیشنز میں بھی انتظامی افسر اعلیٰ تھے۔ خدام الاحمدیہ کے نائب صدر بھی تھے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر بھی تھے اور وکالت تبشیر کے پورے وقت کے مصروف ترین کارکن بھی تھے سوچ کر دیکھیں کہ یہ سارے کام کیسے نبھائے جاتے تھے۔ اور شکوہ کسی بھی محکمہ کو اور کبھی بھی پیدا نہ ہوا۔ بعض کارکن ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہاں چلے تو اس محکمہ کا انتخاب کریں جہاں کام کرنے کا شائع نہ ہو اور زندگی سکھ چین اور بیکاری میں گذر رہے۔ ایک شفیق قیصر تھے کہ کئی محکموں کے نہایت کامیاب افسر اور اس کا راز یہی تھا کہ محنت اور ذمہ داری کا بحر بیکراں تھا۔ یا اللہ! اب ان سب محکموں کا ایک شفیق کہاں سے آئے گا؟

شہر کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کا پتہ اگر کسی کو تفصیل سے ہوتا تھا تو اور تو مجھے معلوم نہیں کسی اور کو ہوتا تھا یا نہیں لیکن شفیق کو ضرور ہوتا تھا۔ گاہے گاہے میرے پاس یہ لاجواب انسان میرے پاس آتا اور مجھے باہر لے جا کر ساری کہانی سناتا اور پھر کہتا کہ مشورہ دو۔ میں نے بارہا اس سے کہا کہ آپ نے مجھے اس قسم کے مشورہ کے لئے کیوں انتخاب کیا ہے تو بڑی محبت سے کہتے کہ دل کی بات ہر ایک سے نہیں کہی جاتی۔ میں اپنی لیما ڈکے بار بار مشورہ دیتا اور وہ اس پر عمل بھی کرتا اور مجھے آ کر بتایا کرتا کہ میں نے ایسے اور ایسے کر دیا ہے اور پھر وہ بہت خوش ہوتے۔

گزشتہ برس میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے اس تنازعہ کفن کے بارہ میں تحقیق شروع کی تو بارہا مختلف موضوعات پر معلومات کی ضرورت پیش آئی۔ ہر بار شفیق کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس نے کبھی مجھے مایوس نہیں کیا۔ مجھے اس سلسلہ میں طبی معلومات کی ضرورت پڑی تو اس صورت میں بھی شفیق ہی کام آئے۔ اس سلسلہ میں مرہم عیسیٰ کے ایک جزو "اشق" کے بارہ میں بعض معلومات کی ضرورت تھی تو فوراً بڑی مستند اور ضخیم کتب لا کر مجھے اس کے بارہ میں مکمل معلومات بہم کیں۔ اس بات کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ طب میں بھی بہت دسترس رکھتے تھے۔ اور ان کی طبی خدمات سے کس کس نے فائدہ اٹھایا۔ مجھے بھی اس بارہ میں وہ اعتماد میں لیا کرتے تھے اور شاید وہی لوگ ان کی اس خدمت کے بارہ میں کچھ لکھیں تو بھلا لگے گا۔

بات اس تحقیق کی تھی۔ جو میں نے حضرت مسیحؑ کے کفن کے بارہ میں گزشتہ برس کی تھی۔ ڈھائی تین سو صفحات میں لکھ چکا تھا مزید بھی ڈھیر سارا مواد میرے پاس موجود تھا۔ لیکن اگر اس سے زیادہ میں لکھتا تو شاید کتاب پڑھنے والوں کے لئے بوجھل ہو جاتی۔ بس اسی پر اکتفا کی اور مسودہ شفیق صاحب کو نظر ثانی کیلئے سپرد کر دیا۔ اتنی مصروفیات والا انسان

لیکن میرے اس کام کو لیتے ہوئے ماتھے پہ شکن نہ آیا۔ میں تو ڈرتا رہا کہ خدا جانے میں نے زیادتی تو نہیں کی۔ اس قدر مصروف شخص اور میں نے اپنا بوجھ بھی اس کے کندھوں پر لاد دیا۔ چند دن کے بعد پوچھا کہ اگر مسودہ فارغ ہوگیا ہو تو واپس کر دیں کہنے لگے کہ میں اسے غور سے دیکھ رہا ہوں ابھی نصف دیکھا ہے۔ سارا دیکھ کر واپس کر دوں گا۔ غرض چند دن کے بعد جو بات ہوئی تو تمام فنی مشورے ٹرکاہی کتابت دل کے مطابق دیئے۔ کتابت کے رموز سمجھائے۔ کاتبوں کے حروف کے بارہ میں بھرپور تبصرہ کیا۔ وہ کس کس طرح تاخیری حربے استعمال کرتے ہیں اور ان کے علاج سمجھائے۔ پریس والے کیا کیا الٹ پھیر کرتے ہیں۔ تفصیل سے سمجھایا۔ غرض یہ سارا علم میرے لئے نیا تھا اور ہر چیز یاد رہا میں نے اپنی کتاب کی کتابت شروع کروادی اور جب ختم ہوئی تو پھر شفیق سے مشورہ کیا تو مجھے کوئی مشورہ نہ دیا بلکہ کہنے لگے اب یہ سارا کام میں خود کرواؤں گا۔ اور کروا کے دکھا دیا اور نہایت خوبصورت کتاب چھپوا کر میرے حوالے کی۔ اس دوران ایک ایسا مرحلہ بھی آیا کہ جب ہر چیز تیار۔ پلیٹیں بن چکیں۔ تصویروں کے بلاک بن گئے۔ کہ ایک معمولی سی بات پر پریس والوں کے ماتھے پر شکن آگیا اور کتاب چھاپنے سے انکار کر دیا۔ یہ شفیق کا کارنامہ تھا کہ کھڑے کھڑے ایسا حل نکالا کہ مالکان پریس کے لئے اب چھاپنے کے سوا چارہ نہ تھا۔ کتاب نہایت خوبصورت دیدہ زیب ٹائیٹل پیج سے ٹھیک چھپ گئی اور اسے جس نے بھی دیکھا بڑا ہی پسند کیا اور مجھ پر شفیق کا یہ احسان اتارے نہ اترے گا۔ ایسے محنت سے کام کرنے والا شفیق اب کہاں سے آئے گا وہ تو اب منوں مٹی کے نیچے آرام کر رہا ہے۔

بارہا میں نے شفیق سے کہا کہ وہ دوائی ہمیں بھی بتا دو جو تم کھاتے ہو جس سے تمہارا دل اس قدر ہمدردی و غمخواری سے بھرپور رہتا ہے۔ کبھی تو کسی کے کام کا انکار کر دیا کرو۔ اچھا تو وہ دوائی نہ دو۔ تو میرے لئے دعا ضرور کرو اللہ مجھے بھی ایسا خدمت گزاری کا جذبہ دے جو تمہیں دیا ہے۔

صبح عین وقت پر دفتر پہنچنا اور بلا ناغہ اپنے کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہو جانا۔ اس معمول میں کبھی فرق نہ آیا۔ دس بجے سائیکل پر سوار دفتر سے پریس چلے جاتے جو میل ڈیڑھ میل تھا اور وہاں سے کام لے کر گیارہ بجے پھر دفتر حاضر یہ میل دو میل کا چکر سردی گرمی کا معمول تھا نہ اس میں کوتاہی پرواہ کی اور نہ کبھی سردی کی شدت کی شکایت کی اور پھر خدام الاحمدیہ میں کوئی چھوٹا موٹا عہدہ کبھی سپرد نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ چیدہ چیدہ قسم کے عہدے سپرد رہے یعنی کہ کبھی معتمد، کبھی مہتمم اشاعت، کبھی نائب صدر اور کبھی صدر۔ مجھ سے اکثر باتیں کرتے اور فرماتے کہ صدر صاحب نے کہا تھا کہ ذرا باہر جا رہا ہوں۔ کام سمیٹ لینا۔ اس لئے یہ کام سمیٹ ابھی آیا ہوں اور گھنٹہ آدھ گھنٹہ میں پھر دفتر، یہاں آن کر دیکھا تو کاتب کئی صفحات کی کتابت دے گیا ہے۔ بس اس کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ تفسیر القرآن کی چھپائی اور اس کی فروخت سب شفیق کے ذمہ تھی۔ راس کے لئے وہ کہاں سے وقت نکالتا تھا یہ ایک معمہ ہی رہا۔

پھر مجھ سے کہا کرتے تھے کہ فلاں شخص نے فلاں دوائی تیار کرنے کی فرمائش کی ہے اس میں خاصی محنت کرنا پڑے گی۔ تو میں پوچھتا تھا کہ آخر دوائیاں کب خریدو گے۔ کب سکھاؤ گے۔ کب کوٹو گے اور کب بناؤ گے۔ تو کہا کرتے کہ اللہ سبب کر دیتا ہے۔ تھوڑی سی محنت کرنا پڑتی ہے۔

دفتر کا ٹیلیفون میرا نمبر رہے اور اگر دس ٹیلیفون آتے تو ان میں سے پانچ شفیق صاحب کے ہوتے۔ میں از راہ مذاق کہا کرتا کہ بھئی یہ ٹیلیفون تو تم اپنی ہی نمبر پر لے جاؤ آخر وہاں سے اٹھ کر میرا نمبر تک آنا آپ کے لئے بہت کوفت کا سامان پیدا کرتا ہے تو کہتے کہ یہ کوفت بہت اچھی ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ یہ ہر وقت میرا نمبر ہی بجتا رہتا ہے دنیا جہان سے واقفیت تھی اور ہر شخص کی کچھ نہ کچھ فرمائش۔ اور شفیق صاحب پوری کر رہے ہیں۔

بارہا اور بڑی کثرت سے سفر پر جانے کا حکم ملتا۔ کبھی شفیق کے لبوں پر شکوہ نہ آیا کہ تھکا ہوا ہوں یا طبیعت خراب ہے یا جی نہیں چاہتا۔ بس غرض تھی تو کام سے اور وہ بھی تسلی بخش کام سے۔ بس پر جانا یا گاڑی پر جانا کبھی گراں نہیں گزرتا تھا کبھی دفتر سے کار وغیرہ لینے کی خواہش نہ کی لیکن اگر چاہتے تو ذرا محنت کر کے لے بھی لیتے لیکن شفیق کو تو دھن تھی کام کی۔ ایسے کار سے کیا غرض تھی۔

کتب کی طباعت کے سلسلہ میں ہانگ کانگ کی جس فرم سے خط و کتابت تھی اس کے لئے ہمیشہ وہ میرے پاس ہی آتے۔ چونکہ انگریزی اور پھر ٹائپ میں زیادہ دسترس نہ تھی اس لئے ہمیشہ ان خدمات کا موقعہ مجھے ملتا۔ جب کبھی وہاں سے تسلی کے لئے نمونے موصول ہوتے سب سے پہلے مجھے دکھاتے۔ مشورہ کرتے۔ بحث و تمحیص ہوتی اور پھر اس کے مطابق آگے کارروائی ہوتی۔

ہانگ کانگ کے پریس سے ساری خط و کتابت میرے ذریعہ ہی سرانجام پاتی علاوہ ازیں اور بھی جب کبھی انگریزی کا کام ہوتا تو الاماشاء اللہ سب میرے سپرد کرتے اور یہ ہانگ کانگ کا سفر ہی ان کا اس جہاں سے آخری سفر بن گیا۔

قرآن کریم کی طباعت کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے ان کا وہاں خود جانا از حد ضروری تھا اس لئے تیاریوں میں تھے۔ پہلے تو دسمبر میں جانے کا پروگرام تھا لیکن جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی بنا پر اسے ملتوی کر دیا۔ پھر فروری میں سفر کا عزم کیا لیکن سفر کی تیاری اور روزانہ کے چکر دل نے طول پکڑا۔ آخر مارچ آگیا اور ۱۵ مارچ کو پاکستان کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا۔ راستہ میں دو چار روز رنگون ٹھہر کر وہاں کچھ معاملات سلجھانے تھے۔ جو بڑی خیر و خوبی سے سلجھائے اور وہاں سے بذریعہ کیبل دفتر تبشیر کو اس کامیابی کے بارہ میں مطلع کر دیا۔ لیکن حقیقت مقدور آن پہنچا تھا۔ اسے کیسے ٹال دیتے۔ بس معلوم ہوتا ہے کہ ناندی کا پروگرام بن گیا۔ وہاں بھی ہماری جماعت کی ایک شاخ ہے۔ وہاں کے دوستوں سے ملاقات کے لئے چل دیئے۔ وہاں سے واپسی پر کولے ووٹے کے گاؤں کے قریب ان کی موٹر کو ٹرک کا حادثہ پیش آگیا۔ اور شفیق اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک اور دوست سلیمان صاحب شدید زخمی ہوئے اور پیچھے بیٹھے ہوئے شوکت علی صاحب اور ایک اور دوست سلیم صاحب معمولی زخمی ہوئے۔ قریب ہی ایک مقام ٹونگو کے ہسپتال میں داخل ہوئے لیکن اگلے روز انہیں بے ہوشی کے عالم میں رنگون لایا گیا۔ اور وہاں رات کو گیارہ بجے سر کے اپریشن کے لئے لے جایا گیا۔ لیکن اپریشن سے قبل ہی جان، جان آفرین کے سپرد کر دی۔

گو آپ کی خدمت میں جان دی۔ سفر میں جان دی۔ خدمت اسلام میں جان دی۔ خلیفہ وقت کے حکم پر جان دی اگر اسے شہید نہیں کہتے تو پھر شہید کون ہوتا ہے؟

عرب کے کسی شاعر نے کہا ہے کہ:۔

"انت الذی ولدتک امک باکیاً
والناس حولک یضحکون سرورا
فاحرص علی عمل تکون اذا بکوا
فی وقت موتک ضاحکاً مسرورا"

تو جب پیدا ہوا تو تو رو رہا
تھا اور لوگ ہنس رہے تھے
اب تو اس جہان میں
ایسے کام کر کہ جب تو یہاں
سے رخصت ہو تو لوگ
رو رہیں اور تو ہنس رہا ہو۔

شفیق اس دنیا سے رخصت ہو گیا اس کا جسد خاکی جب ربوہ پہنچا تو سوگواروں کی آہوں اور سسکیوں اور آنسوؤں کے تار ٹوٹ نہیں رہے تھے اور شفیق عالم بالا میں مولا کی رضا کی جنتوں میں مسکرا رہا ہوگا۔

میں یہ الفاظ لکھ رہا ہوں اور میرے آنسوؤں کا تار میرے دامن کو تر کر رہا ہے وقت کا مرہم اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور صبر آتے آتے آہی جائے گا۔

○

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں نیز دونوں بچیاں بھی بیمار ہیں جس کی وجہ سے میں پریشان ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب مریضوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور میری پریشانیاں دور کرے۔ آمین

(منشی سردار محمد سابق کاتب الفضل۔ دارالیمن ربوہ)

(۲) میری پھوپھی محترمہ تھاک بھری صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد خان صاحب (مرحوم) ساکنہ کھاریاں عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں!

(اخلاق احمد انجم۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدہ کرنے والوں کیلئے لازمی چندہ

غلبۂ اسلام کی مہم میں حصہ لینا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک فرمائی تو مخلصین جماعت نے پورے جوش اور ولولہ کے ساتھ اس مبارک تحریک میں وعدے لکھوائے۔ بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ وعدہ کرنے والوں کے لئے اب یہ چندہ لازمی ہو گیا ہے۔ کیونکہ مومن جو وعدہ کرتا ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ آپ کی طرف سے مرحلہ وار ادائیگی ہوتی رہے۔

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے بائیسویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس کے کام میں بھی حسن پیدا ہونا چاہیئے اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے۔ اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے وہ مہیا ہونا چاہیئے۔"

سیکرٹریان وقف جدید براہ مہربانی توجہ فرمائیں اور نئے سال کا بجٹ جلد از جلد تیار کر کے بھجوا دیں۔ نیز ساتھ ساتھ وصولی بھی جاری رہنی چاہیئے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مرکزی لجنہ اماء اللہ ماریشس کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کا جلسہ

لجنہ ماریشس کی صدر صاحبہ نے اپنے خط میں تحریر کیا ہے:۔

۱۷ فروری ۱۹۷۹ء کو سنٹرل لجنہ اماء اللہ ماریشس نے دار السلام ہال میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جس میں سب برانچز کی خواتین کے علاوہ غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی۔ اور بفضل خدا یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔

۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء کو لجنہ سینٹ پیئر اور فینکس کا سالانہ اجتماع اکٹھا احمدیہ مسجد فضل میں ہوا جس میں احمدی خواتین کے علاوہ ہندو، عیسائی اور غیر احمدی نے بھی شرکت کی اور یہ اجتماع بھی بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد مکرم حکیم عبد الغنی صاحب صدر جماعت احمدیہ لبستی شادی کئی دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نذیر نعیم۔ قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور)

۲۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب عرصہ سے بعارضہ فالج صاحبِ فراش ہیں احبابِ کرام سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نور الدین خوشنویس دار العلوم غربی ربوہ)

وقفِ عارضی کی برکات

ملازم احباب کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے۔ وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔ اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

موسم گرما کی تعطیلات میں گورنمنٹ ملازمین، اساتذہ اور طلباء اپنی رخصتوں کا کچھ حصہ جو دو ہفتہ سے کم نہ ہو تحریک وقف عارضی میں پیش کر کے خدا تعالیٰ کے عظیم فضلوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ضروری ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔" (الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

جملہ اراکین انصار اللہ سے گذارش ہے کہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پاکستان نیوی میں مستقل کمیشن

(از نوائے وقت مورخہ ۱۰/۴/۷۹)

مختلف شعبہ جات نیوی میں بطور Cadet شامل ہونے کے لئے عرضی فارموں پر درخواستیں ۳۰ مئی ۱۹۷۹ء تک بھیج دیں اور نیول ہیڈ کوارٹرز (Directorate of Recruitment) اسلام آباد یا نیول ریکروٹنگ آفس P.N. فلیٹ کلب اقبال شہید روڈ کراچی یا نیول ریکروٹنگ آفس ڈی۔ ۸۵۔ روڈ نمبر ۶ سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی سے رجوع کریں۔ امیدوار S.C. بی سیکنڈ ڈویژن (پری انجینئرنگ) یا ہائر کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ جی سی ای (لیول) فزکس ریاضی کے ساتھ یا ایسوسی ایٹڈ انجینئر کا ڈپلومہ سیکنڈ ڈویژن (Level) H.S.C. فزکس ریاضی کے ساتھ اور عمر یکم جولائی ۱۹۷۹ء کو سویلین امیدوار ۱۶½ تا ۲۱ سال۔ سروس پرسنل کے لئے ۱۷ اور ۲۳ سال کے درمیان۔ ابتدائی تحریری امتحان ۹ جولائی ۱۹۷۹ء کو بڑے بڑے شہروں میں ہوگا دیگر کوائف و تنخواہ وغیرہ کے لئے نوائے وقت ۱۰/۴/۷۹ ملاحظہ فرمائیں۔ (ناظر تعلیم)

قائدین مجالس سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندوں کے نام جلد تر مرکز کو مطلع فرماویں

مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارود کے گودام میں ہولناک دھماکہ سے رونما ہونے والی تباہی

مرنے والوں کی تعداد چالیس کے قریب اور زخمیوں کی تعداد سو سے متجاوز

"جائے حادثہ کی قریبی دیواریں انسانی جسموں کے چیتھڑوں اور خون سے لت پت ہو گئیں"

(نوائے وقت)

راولپنڈی میں راجہ بازار کے قریب محلہ باغ سرداراں غزنی روڈ پر ۱۱ اپریل ۱۹۷۹ء بروز بدھ بارود کے گودام میں جو ہولناک دھماکہ ہوا تھا آخری اطلاع کے بموجب اس میں مرنے والوں کی تعداد چالیس کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اس انتہائی دلدوز اور اندوہناک حادثہ میں زخمی ہونے والوں کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہو چکی ہے۔

"دھماکہ اتنا شدید تھا کہ جائے حادثہ کے اردگرد ایک میل کا علاقہ لرز اٹھا۔ بارود کا گودام جس حویلی میں واقع تھا وہ دو منزلہ تھی جو حادثہ میں مکمل طور پر منہدم ہو گئی۔ اس حویلی میں تیس سے زیادہ خاندان آباد تھے۔ جن میں سے بیشتر جموں اور کشمیر کے پرانے مہاجرین تھے ... دھماکہ پونے نو بجے صبح ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری حویلی ملبہ کا ڈھیر بن گئی۔ اس کی اینٹیں، شہتیر، کھڑکیاں اور دروازوں کے ٹکڑے دھماکہ کی شدت سے اُڑ اُڑ کر ایک ہزار گز تک کے علاقہ میں جا گرے جن سے بہت سے افراد کو معمولی چوٹیں آئیں اور قریبی عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ ایسا لگتا تھا کہ اینٹوں کی بارش ہو رہی ہے۔ قیامت صغریٰ کا منظر تھا۔ عمارت کے نیچے دب کر مرنے والوں کی چیخوں کی آواز بھی سنائی نہ دے سکی کیونکہ دھماکہ کے بعد اور اس کی اینٹوں کے اُڑ اُڑ کر اِدھر اُدھر ٹکرانے کی آواز بہت شدید تھی۔ دھماکہ سے گرنے والی حویلی سے اسی قدر گرد اور دھواں اٹھا کہ پانچ سو گز کے علاقے میں دس بجے تک گرد کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔"

(امروز ۱۲ اپریل ۱۹۷۹ء)

"صوبائی حکومت نے حادثہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے وہ جلد از جلد اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ دھماکہ سے باغ سرداراں کے علاقے میں ہر عمارت لرز گئی۔ کئی عمارتیں زمین بوس ہو گئیں اور متعدد عمارتوں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ مکانوں کی کھڑکیوں کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔ لوگ دہشت زدہ ہو کر محفوظ مقامات کی تلاش میں بھاگے۔ راجہ بازار میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی اور لوگ ہراساں ہو کر اِدھر اُدھر چھپتے نظر آئے۔ باغ سرداراں میں وقوعہ کی جگہ سے گرد و غبار کا ایک طوفان اٹھ رہا تھا جس سے لوگ دہشت زدہ ہو رہے تھے تاہم کچھ ہی دیر بعد جب لوگوں کو حقیقتِ حال کا علم ہوا تو وہ جائے حادثہ کی سمت دوڑے جس جگہ دھماکہ ہوا وہاں سے قریبی دیواریں انسانی جسموں کے چیتھڑوں اور خون سے لت پت ہو چکی تھیں۔ اینٹیں پتھر اور انسانی ہڈیاں اُڑ کر دور دور جا گری تھیں۔ دو منزلہ عمارت زمین بوس ہو چکی تھی اور ملبہ گرد میں چھپا ہوا تھا۔ دھماکے کی آواز راولپنڈی شہر سے سات آٹھ میل دور تک مضافاتی قصبوں میں بھی سنی گئی۔ پولیس پارٹیاں فوراً جائے حادثہ پر پہنچ گئیں اور امدادی کارروائیاں شروع کر دی گئیں۔ شدید زخمی ہونے والوں کو فوراً قریب ترین ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ تقریباً ۵۰ زخمیوں کو سی ایم ایچ، ہولی فیملی اور ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں پہنچایا گیا جن میں سے دو زخمی ہسپتال پہنچتے ہی جاں بحق ہو گئے ہسپتالوں کے باہر زخمیوں کے لواحقین کی آہ و بکا سے شور مچا ہوا تھا۔ خود زخمی کراہ رہے تھے اور المناک منظر آنکھوں کے سامنے تھا ... مزید اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ جائے حادثہ کے قریب کئی دکانوں پر اینٹیں اور پتھر اس قدر شدت سے گرے کہ ان کے آہنی دروازوں میں سوراخ ہو گئے۔"

(نوائے وقت ۱۲ اپریل ۱۹۷۹ء)

"گورنر پنجاب جنرل سوار خاں نے کہا ہے کہ راولپنڈی کے سانحہ کے ذمہ دار افراد کو سخت ترین سزا دی جائے گی اور انتظامیہ کے جو افسر شکایات موصول ہونے کے باوجود بارود کے ذخیروں کو شہر سے باہر منتقل کرنے میں ناکام رہے ہیں انکے خلاف تحقیقات کے بعد سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

٭ ۱۲ اپریل کو بعد دوپہر غزنی روڈ پر بارود کے دھماکہ کے سانحہ کی جگہ کا معائنہ کرنے کے بعد انہوں نے نمائندہ امروز سے باتیں کرتے ہوئے بتایا کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ گمٹی بازار لاہور کے سانحہ کے بعد میرے اس حکم پر عمل نہیں کیا گیا کہ جس میں کہا گیا تھا کہ آتشگیر مادہ اور بارود کے ذخائر شہر سے باہر منتقل کر دیئے جائیں، گورنر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ انتظامیہ اپنے فرائض ادا کرنے میں ناکام رہی ہے اور یہ سانحہ اس کی ناکامی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے حکم کی تعمیل نہ کرنے اور انتظامیہ کی ناکامی کی تحقیقات کرائی جائے گی اور ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف موثر کارروائی کی جائے گی۔"

(امروز ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

ہونے سے انسان نہ صرف گناہ کے نتائج اور بُرے اثرات سے بچ سکتا ہے بلکہ گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ ہو کر پاک صاف اور مطہّر بن سکتا ہے۔

حضور نے واضح فرمایا کہ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ گناہ انسان سے بشری کمزوری کے تحت حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوقِ نفس کو تلف کرنے کے نتیجہ میں سرزد ہوتا ہے۔ اور ایک قسم گناہ کی جو سب سے بڑے ظلم پر دلالت کرتی ہے یہ ہے کہ انسان گناہ تو خود کرے اور اس کا اتہام کسی بے گناہ پر لگا دے۔ حضور نے فرمایا گناہ کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور اُلٹ کر خود گناہ کرنے والے پر بھی پڑتا ہے۔ اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان استغفار اور توبہ کے ذریعہ گناہوں کے بُرے اثرات سے بچنے کی کوشش کرے اور پھر گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ ہو کر صحیح معنوں میں پاک اور مطہر بننے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔

حضور نے بتایا کہ انسان کی کوئی فطری کمزوری ایسی نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے اس سے کوئی قصور سرزد ہو اور اُس سے بچنے اور محفوظ ہونے کے لئے توبہ کا دروازہ نہ کھلا ہو۔ اس میں شک نہیں انسان میں کمزوریاں بھی ہیں لیکن اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے بھی بہت وسیع ہیں اور انسان کو لغزشوں اور گناہوں سے بچانے اور محفوظ کرنے کے لئے اُس نے انہیں کھول رکھا ہے۔ اگر انسان اِس بنیادی حقیقت کو سمجھ لے کہ ہر حکم جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ پاک بنانے والا، مطہر بنانے والا، ہر قسم کی غلاظتوں کو دھونے والا اور اندھیروں سے نور میں لانے والا ہے تو اُس کیلئے احکامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر گناہوں سے محفوظ ہونا اور پاک اور مطہر بننا نہ صرف یہ کہ چنداں مشکل نہیں بلکہ بہت آسان ہے۔

محترم جناب طارق صاحب نے کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ فہیمہ لیسین صاحبہ شدید بیمار ہیں اور ڈاکٹروں کی رائے میں حالت از حد تشویشناک ہے۔

احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

بیگم صاحبہ محترمہ نیز محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس از ۲۷ اپریل تا ۱۱ مئی ۱۹۷۹ء کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں: خدام الاحمدیہ مرکزیہ
مہتمم تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah